السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیداور بکر حقیقی بھائی ہیں۔ زید کے چارلڑکے اور بکرکی دولڑکیاں ہیں۔ زیداپنے بھائی بکر کوکہتا ہے کہ دونوں کانکاح میرے لڑکوں سے کردو۔ بکرایک لڑکی کانکاح کردیتا ہے۔ دوسرے لڑکی کانکاح اپنی عورت کے بھتیجے سے کرتا ہے۔ کیاقرآن شریف وحدیث نبوی اس کواجازت دیتی ہے کہ وہ اپنے بھائی کے لڑکے کو محروم تقسیم اولادکرکے عورت کے بھتیجے کو تقسیم اولادکرے۔ ان دونوں میں سے زیادہ حقدار کون ہے؟ زیداور بکراوران کی اولادہم عقائد ہم عمر، حیثیت مال برابراوراعتقاد صحیح سلامت اور صحت جسمانی اچھی رکھتے ہیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ولایت نکاح کی بناء شفقت ورافت پر ہے ولی کو حکم ہے کہ اپنے ذاتی فائدہ اور غرض ونفع سے بے پرواہوکراپنی مولیہ کے لئے نیک صالح پابند شرع غیر بتدع شوہر تلاش کرے اورایسے صحیح العقیدہ مسلمان سے بیاہے جواحکام اسلام کاپابند ہواورجہاں اس کی مولیہ کی زندگی اچھی طرح گذرنے اوربسر ہونے کاظن غالب ہو۔ شوہر تلاش کرنے میں دولت وثروت برابری اورقومیت حسب دنیاوی جاہ وعزت صنعت حرفت کے پیچھے نہ پڑے۔

اسلام نے نکاح کے معاملہ میں ذات پات برادری پیشہ اوردولت کالحاظ رکھنے کاحکم نہیں دیاہے۔ یہ سب چیزیں مسلمانوں میں ہندوؤں سے آگئی ہیں ان مکروہ اورخلاف عقل ونقل امورکی وجہ سے مسلمان اوراسلام دونوں بدنام ہورہے ہیں اوراسلام کی ترقی میں رخنہ پیداہوگیاہے پس تمام سمجھدار مسلمانوں کافرض ہے کہ ان بیہودہ رسموں کے مٹانے کی کوشش کریں۔

نکاح کاکے معاملہ میں کسی ولی پرکسی قرابت دار کاشرعاکوئی ایسااستحقاق نہیں ہے کہ اس کورشتہ دینے میں ترجیح دے اورمقدم رکھے بلکہ ولی کواختیارہے کہ اسلامی قاعدہ کے روسے جس کی طرف ابھی اشارہ ہوچکاہے لڑکی کے حق میں جہاں مناسب اوربہتر دیکھے لڑکی کوبیاہ دے ارشادہے ((وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ)) (النور:23)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب النکاح

صفحہ نمبر 195

محدث فتویٰ